اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۳ شوال ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۶ دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۴ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو دو روز سے کمر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ بسرود کے باعث علیل ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب پر نمونیہ کا حملہ ہوئے آج چوتھا روز ہے۔ مرض کی شدت میں آج بفضلِ خدا کسی قدر تخفیف معلوم ہوتی ہے۔ گزشتہ تین روز کے مقابل پر جبکہ بخار ۱۰۳ اور ۱۰۴ تک تھا۔ آج ایک سو ڈیڑھ درجہ حرارت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادہ انس احمد ابن صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق آج بذریعہ ٹیلیفون لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بخار میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔ کامل صحت کے لئے دُعا کیجئے۔

نظارت بیت المال کی طرف سے سردار نذر حسین صاحب ضلع گورداسپور کی احمدی جماعتوں میں دورہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

افسوس مولوی غلام احمد صاحب ارشد کی ہمشیرہ بعمر ۲۵ سال چند روز نمونیہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئی ہے۔ دعائے مغفرت کیجئے۔

آج بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مسجد محلہ دار الفضل میں جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے "سچ اور جھوٹ بولنے کی عادت علم النفس کی روشنی میں" کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی۔

۴ دسمبر سے احمدیہ یونین فٹ بال ٹورنمنٹ زیر اہتمام ص

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ فساد کے فرو کرنے کیلئے مناسب تدبیر ظہور میں لاتا ہے

یاد رہے۔ کہ مخالفین کی یہ بڑی زبردستی ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ الہامی ہدایت ایسی ہونی چاہیئے۔ جس کے کسی مقام اور کسی محل میں دشمنوں کے مقابلہ کی تعلیم نہ ہو۔ اور ہمیشہ حلم اور نرمی کے پیرایہ میں اپنی محبت اور رحمت کو ظاہر کرے۔ ایسے لوگ اپنی دانست میں خدائے عزوجل کی بڑی تعظیم کر رہے ہیں۔ کہ جو اس کی تمام صفات کاملہ کو صرف نرمی اور ملائمت پر ہی ختم کرتے ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں فکر اور غور کرنے والوں پر بآسانی کھل سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ بڑی موٹی اور فاش غلطی میں مبتلا ہیں۔

خدا کے قانونِ قدرت پر نظر ڈالنے سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے لئے وہ رحمتِ محض تو ضرور ہے مگر وہ رحمت ہمیشہ اور ہر حال میں نرمی اور ملائمت کے رنگ میں ظہور پذیر نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ سراسر رحمت کے تقاضا سے طبیب حاذق کی طرح کبھی شربت شیریں ہمیں پلاتا ہے۔ اور کبھی دوائی تلخ دیتا ہے۔ اس کی رحمت نوع انسان پر اس طرح وارد ہوتی ہے۔ جیسے ہم میں سے ایک شخص اپنے تمام وجود پر رحمت رکھتا ہے۔

اس بات میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر ایک فرد ہم میں سے اپنے سارے وجود سے پیار رکھتا ہے۔ اور اگر کوئی ہمارے ایک بال اکھاڑنا چاہے۔ تو ہم اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ لیکن باوصف اس کے کہ ہماری محبت جو ہم اپنے وجود سے رکھتے ہیں۔ ہمارے تمام وجود میں بٹی ہوئی ہے۔ اور تمام اعضاء ہمارے لئے پیارے ہیں۔ ہم کسی کا نقصان نہیں چاہتے۔ مگر پھر بھی یہ بات بداہت ثابت ہے کہ ہم اپنے اعضاء سے ایک ہی درجہ کی اور یکساں محبت نہیں رکھتے۔ بلکہ اعضاء رئیسہ و شریفہ کی محبت جن پر ہمارے مقاصد کا بہت کچھ مدار ہے۔ ہمارے دلوں پر غالب ہوتی ہے ایسا ہی ہماری نظر میں ایک ہی عضو کی محبت کی نسبت مجموعہ اعضاء کی محبت بہت بڑھکر ہوتی ہے۔ پس جب کبھی ہمارے لئے کوئی ایسا موقعہ آ پڑتا ہے کہ ایک عضو کا بچاؤ ادنیٰ درجہ کے عضو کے زخمی کرنے یا کاٹنے یا توڑنے پر موقوف ہوتا ہے۔ تو ہم جان بچانے کے لئے بلا تامل اسی عضو کے زخمی کرنے یا کاٹنے پر مستعد ہو جاتے ہیں اور اگر اس وقت ہمارے دل میں رنج بھی ہوتا ہے کہ ہم اپنے ایک پیارے عضو کو زخمی کرتے یا کاٹتے ہیں۔ مگر اس خیال سے کہ اس عضو کا فساد کسی دوسرے شریف عضو کو بھی ساتھ ہی تباہ کرے۔ ہم کاٹنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔

پس اسی مثال سے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ خدا بھی جب دیکھتا ہے کہ اس کے راستباز باطل پرستوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے ہیں اور فساد پھیلتا ہے۔ تو وہ راستبازوں کی جان کے بچاؤ اور فساد فرو کرنے

جماعت احمدیہ کا اڑتالیسواں سالانہ عظیم الشان اجتماع

جماعت احمدیہ جس کی بنیاد مہدی زمان اور عیسیٰ دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اس کا اڑتالیسواں سالانہ عظیم الشان اجتماع خدا کے فضل وکرم سے امسال بھی حسب سابق ۲۶- ۲۷- اور ۲۸- دسمبر ۱۹۳۸ء بروز دوشنبہ، سہ شنبہ اور چہارشنبہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کی مذہبی سرگرمیوں کا بہترین آئینہ دار ہے۔ نیز اس بات کا ثبوت ہے کہ سلسلہ احمدیہ بنی نوع انسان کی قابلِ قدر اور لائق فخر خدمات بجالا رہا ہے۔ تمام حق پسند اصحاب بالعموم اور وابستگان احمدیت بالخصوص شمولیت فرما کر مستفیض ہوں۔

اس موقعہ پر تمام احمدی احباب سے گزارش ہے۔ کہ جلد از جلد ایسے مسلم و غیر مسلم حضرات کے پتے نظارت دعوۃ وتبلیغ میں ارسال فرمائیں۔ جن کی خدمت میں مرکز سے دعوتی چٹھیاں بھجوانا مناسب اور ضروری ہو۔ تاکہ قبل از وقت ایسے اصحاب کو بذریعہ خطوط شمولیت جلسہ کے لئے مدعو کیا جاسکے۔

وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہئے۔ کہ بدین اعلان ہذا پوری پوری توجہ مبذول فرمائیں۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ

خطبہ عید الفطر میں ایک ضروری تصحیح

گزشتہ پرچہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو خطبہ عید الفطر شائع ہوا ہے۔ اس میں صفحہ ۹ کے پہلے کالم کی سولہویں سطر میں جہاں جگہ خالی ہے۔ وہاں مصحح کی غلطی سے یہ فقرہ لکھنے سے رہ گیا کہ "کیسا عجیب ہے"۔ مکمل عبارت یوں ہے "کوئی فتنہ جماعت میں ایسا نہیں آیا۔ جس سے پہلے اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر نہ دی ہو۔ اور وہ چھپ نہ گئی ہو۔ بلکہ تفصیلات تک بعض دفعہ اس نے بتادی ہیں۔ کیسا عجیب ہے۔ ان مصائب کو دیکھ کر گو بشریت کے طور پر ایک قدرے قلیل رنج پیدا ہو۔ مگر وہ اس خوشی کے مقابلہ میں کچھ بھی تو حقیقت نہیں رکھتا۔ جو اس بات کو دیکھ کر ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں پہلے ہی اس سے خبردار کر دیا تھا"

احرار کی ایک تازہ شرارت اور ہنگامہ آرائی

قادیان ۱۴ دسمبر۔ قریشی ولی محمد صاحب احمدی نے ایک مکان جو کہ پرانے اڈا خانہ کے پاس واقعہ ہے قریشی ریاض علی صاحب سے کرایہ پر لیا۔ اور اس پر قبضہ کر لیا۔ لیکن آج ۹ بجے رات کو احرار نے زبردستی اس میں مداخلت کی۔ اور کچھ سامان توڑ دیا۔ اور پیش قدمی کر کے ہمارے آدمیوں کے خلاف پولیس میں رپورٹ کر دی۔ معاملہ زیر تفتیش ہے۔ مخلص بیجر۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۳ نومبر ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۲۶۷	محمد نواز صاحب	ضلع ملتان	۱۲۸۳	عبد الرزاق صاحب	دہلی
۱۲۶۸	مسماۃ زینب بیگم صاحبہ	گورداسپور	۱۲۸۴	ننی بی بی صاحبہ	"
۱۲۶۹	راجہ فیض محمد خان صاحب	کوئٹہ	۱۲۸۵	محمد سلیمان خان صاحب	"
۱۲۷۰	محمد احمد صاحب	مراد آباد	۱۲۸۶	حسین بی بی صاحبہ	"
۱۲۷۱	عاشق محمد صاحب	ملتان	۱۲۸۷	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
۱۲۷۲	رحمت میاں صاحب	رانچی	۱۲۸۸	سکینہ بی بی صاحبہ	"
۱۲۷۳	ماسٹر لال خان صاحب	راولپنڈی	۱۲۸۹	رحمت بی بی صاحبہ	"
۱۲۷۴	فہر الدین صاحب	دہلی	۱۲۹۰	سلامت بی بی صاحبہ	"
۱۲۷۵	مسماۃ بشیرن صاحبہ	"	۱۲۹۱	نور محمد صاحب	"
۱۲۷۶	عبد الستار صاحب	"	۱۲۹۲	نور بی بی صاحبہ	"
۱۲۷۷	مسماۃ اسکری صاحبہ	"	۱۲۹۳	زینب بی بی صاحبہ	"
۱۲۷۸	محمد اسماعیل صاحب	"	۱۲۹۴	اہلیہ صاحبہ سکندر خانصاحب	"
۱۲۷۹	نصیرن بی بی صاحبہ	"	۱۲۹۵	شیر محمد صاحب	"
۱۲۸۰	امام الدین صاحب	"	۱۲۹۶	علی محمد صاحب	"
۱۲۸۱	اکبری بیگم صاحبہ	"	۱۲۹۷	مریم بی بی صاحبہ	"
۱۲۸۲	عبد الرحمن صاحب	"	۱۲۹۸	چوہدری رسول بخش صاحب	"

منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانے والے احباب کے لئے

ایک نادر موقعہ

احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے کہ منارۃ المسیح پر سنگ مرمر کا پلستر کرایا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے حسب سابق احباب سے چندہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ صرف ۳۰ احباب سے مبلغ ایک صد روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ لیا جائیگا۔ اور تعداد مذکورہ پوری ہونے پر یہ تحریک بند کر دی جائے گی۔ منارۃ المسیح کی اہمیت احباب سے پوشیدہ نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸؍ ۳۸ء میں فرمایا تھا۔

"بعض کام اتنے اہم ہوتے ہیں کہ دنیا میں بطور یادگار قائم رہتے ہیں۔ اور صدیوں تک آنے والی نسلیں اس کا ذکر کئے بغیر نہیں رہتیں۔ مثلاً یہی منارۃ المسیح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ اسمیں ایک سو روپیہ دیں گے۔ ان کے نام اس پر کندہ کئے جائیں گے۔ اب وہ لوگ جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔ ان کے نام دنیا میں ہمیشہ بطور یادگار قائم رہیں گے اور آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں گی"

درخواستیں آرہی ہیں۔ ان کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جن احباب کی رقوم ۱۲ دسمبر ۱۹۳۸ء تک خزانہ میں داخل ہو جائیں گی ان کے نام جلسہ سالانہ سے قبل کندہ کرا دیئے جائیں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ر شوال ۱۳۵۷ھ

وزیراعظم پنجاب سر سکندر حیات خان کے خلاف احراری پراپیگنڈا

آئندہ انتخاب میں یونینسٹ پارٹی کو شکست دینے کیلئے احرار کی تیاریاں

گزشتہ انتخاب میں احرار کو جو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اس کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے۔ کہ ۸ کروڑ مسلمانانِ ہند کے روحانی اور سیاسی راہ نما بننے کے مدعی احرار باوجود ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگانے کے پنجاب اسمبلی میں اپنا صرف ایک نمائندہ بھیج سکے۔ حالانکہ دعوےٰ ان کا یہ تھا۔ کہ نہ صرف کوئی امیدوار ان کی مرضی کے خلاف کھڑا ہوکر کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ بلکہ وزارت بھی ان کی ہوگی۔ یعنی وُہی وزیر مقرر ہوں گے۔ جنہیں احرار منظور کرینگے۔

اس شکست نے احرار کو موجودہ برسراقتدار پارٹی اور خصوصاً وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خان کا سخت دشمن بنا رکھا ہے۔ اور جوں جوں آئندہ الیکشن کا زمانہ قریب آتا جارہا ہے۔ احرار وزیر اعظم پنجاب کے خلاف پروپیگنڈا کو وسعت دیتے جارہے ہیں۔ اور اپنی تقریروں میں عام لوگوں کے قلوب میں مخالفت کے جراثیم ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیان میں احرار کے نمائندہ مولوی عنایت اللہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں حاضرین کو مخاطب کرکے کہا۔

"تمہاری وجہ سے سکندر حیات خاں وزیر بنا ہوا ہے جس نے حکم دیا ہے۔ کہ عطاء اللہ شاہ بخاری قادیان میں دو دو میل کے اندر داخل ہو۔ تو اسے قید کر دیا جائے۔ یہ سکندر کا قصور نہیں۔ بلکہ تمہارا قصور ہے۔ اگر تم ووٹ صحیح جگہ استعمال کرتے۔ تو آج یہ حالت نہ ہوتی۔ آج مسلمان محتاج ہیں۔ سکندر سندر سنگھ مجیٹھیہ۔ اور سر چھوٹو رام کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے۔ کہ اگر تم نے نظرِ عنایت نہ رکھی۔ تو میری وزارت گئی پھر اس حکومت اور وزارت کی کیا ہستی ہے۔ مسلمان جہاں بھی حاکم ہیں انگریزوں کی مہربانی سے۔ اور انہی کے در پر گرے رہتے ہیں۔ وزرا ادھر ہوئے معطل کئے گئے"۔

اسی طرح مولوی عطاء اللہ نے اپنی اس تقریر میں جو جمعۃ الوداع کے دن شیکری والہ میں کی۔ یہ ظاہر کیا۔ کہ وزیراعظم پنجاب سے میں سلام لینا بھی گوارا نہیں کرتا۔ کیونکہ اس سے سخت ناراض ہوں۔ اگر راضی ہوجاؤں۔ تو جماعت احمدیہ کے لئے کوئی ٹھکانا نہ رہے۔

احرار جماعتِ احمدیہ کی مخالفت تو کر ہی رہے ہیں۔ اور ہر ممکن طریق سے کر رہے ہیں۔ اسی کی آڑ میں انہوں نے وزیر اعظم پنجاب کو بھی بدنام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ دراصل بنیاد ہے اس مخالفت کی۔ جو آئندہ انتخاب کے موقعہ پر انتہائی زور شور کے ساتھ احرار کرنا چاہتے ہیں۔

یونی نسٹ پارٹی شائد سمجھتی ہو کہ وُہ اتنی مضبوط ہے۔ کہ اسے احرار کی مخالفت کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ لیکن جن لوگوں نے ابھی سے مخالفت شروع کردی ہے۔ اور جو عوام میں مذہب کی آڑ لے کر نفرت وحقارت کے جذبات پیدا کر رہے ہیں۔ ان کی ان سرگرمیوں کو نظر انداز کر دینا کوئی اچھا نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا۔ احتیاط اور پیش بینی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ احرار کے جھوٹے پروپیگنڈا کے انسداد کا ساتھ کے ساتھ انتظام کیا جائے۔

ہندوستان میں سینما بازی کا مرض

مغربی تہذیب کے ہندوستان میں آنے کے ساتھ کئی دیگر معیوب امور کے علاوہ سینما کی لعنت بھی آئی ہے۔ اور تمدنی ضروریات میں اضافہ ذرائع آمد میں کمی اور پریشان کن بے کاری نے ہندوستانیوں کو جس قسم کی اقتصادی مشکلات میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس پر سینما بازی کا روز افزوں شوق ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔

اقتصادی لحاظ سے سینما کی تباہ کاری کے ساتھ اگر ان اخلاقی نقصانات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ جن کی تعلیم سینما ہالوں میں ہندوستانی نوجوانوں کو مل رہی ہے۔ تو اس کی نقصان رسانی کی داستان نہایت المناک ہوجاتی ہے سینکڑوں ہزاروں نوجوان ہیں۔ جو پردۂ فلم پر چوری اور عیاری کے نئے نئے طریقے سیکھتے۔ اور پھر باہر آکر ان کی آزمائش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اخبارات میں ایسے ناتجربہ کاروں کے واقعات آئے دن شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سینما کا شوق عزت وآبرو۔ گھر اور خاندان کی تباہی کا موجب بنتا ہے اس کی نہایت دردناک مثالیں اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ جن میں سے ایک تازہ واردات درج ذیل کی جاتی ہے۔

ڈیرہ غازیخان میں ایک مسلمان پولیس کانسٹبل کی بیوی کو سینما بازی کا اس قدر شوق لاحق ہوا۔ کہ وُہ تمام گھر بھر کی ناراضگی کے باوجود اسے دیکھنا ضروری سمجھنے لگی۔ ایک روز اس کا خاوند مسلح ہوکر کسی افسر کے بنگلہ پر پہرہ دے رہا تھا۔ کہ اسے بیوی کے سینما جانے کی اطلاع ملی۔ اس خبر نے اس کے دماغی توازن کو زائل کر دیا۔ وُہ غصہ میں اندھا ہوکر گھر آیا۔ اور جونہی بیوی سینما سے واپس پہونچی۔ اس نے اس پر پستول سے فائر کرکے ہلاک کر دیا۔ اس وقت وہ اس قدر مشتعل تھا۔ کہ بیوی کی ماں۔ بہن۔ دو بھائیوں اور ایک اور عورت کو جو امداد کے لئے آگے بڑھی تھی۔ یعنی چھ جانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہ سینما بازی کے تباہ کُن اثرات کی ایک مثال ہے۔

خدا تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرمائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو جنہوں نے نوجوانوں پر سینما کے روز افزوں بُرے اثرات کو محسوس کرکے ممانعت فرما دی۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ اور جماعت نے اسے بسر وچشم قبول کیا۔ اس طرح جماعت احمدیہ میں اس مرض کے داخلہ کا امکان قریباً معدوم ہوگیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس مبارک امر کی ابتداء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ وہ دوسرے حلقوں میں سے بھی اپنی اہمیت اور ضرورت کا اعتراف کرا رہا ہے چنانچہ آریہ سماج کے مشہور اخبار "پرکاش" (۲۰-نومبر) نے سینما کے سلسلہ میں بعض افسوسناک واقعات کا ذکر کرنے کے بعد نہایت ہی حسرت کے ساتھ لکھا ہے:۔

"کیا ہندوستان سینما کی لعنت سے نہ بچ سکے گا"۔

اسی طرح ایک خبر ہے۔ کہ برہما کے بودھ بھکشوؤں کی ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کوئی بھکشو بھی سینما۔ یا اس قسم کی دیگر تفریحی تقریبات دیکھنے نہ جائے۔

ان سب سے زیادہ خوشکن خبر یہ ہے۔ کہ جبلپور کے مسلمانوں نے اپنی اقتصادی بدحالی کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی مسلمان سینما نہ دیکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الکتابُ وَالحِکمَۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۴۶) حکمت

بزرگ لوگوں نے حکمت کے معنے کئے ہیں۔ سنت اور حدیث کے اور یہ بھی بالکل درست ہیں۔ چنانچہ امہات المومنین رضؓ کو حکم ہے۔ کہ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ۔ (احزاب) یعنی جو اللہ کی آیات اور حکمت تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہے۔ اس کی تعلیم لوگوں میں پھیلاؤ۔ یہاں آیات اللہ سے مراد قرآن مجید ہے اور حکمت سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اعمال ہیں۔ جن کو ہم حدیث اور سنت کہتے ہیں۔ علاوہ اس کے حکمت کے معنے تفقہ فی الدین بھی ہیں۔ اور یہ بھی ازواج مطہرات نے دنیا میں اپنی حیثیت کے مطابق خوب پھیلایا حضرت عائشہ رضؓ کو تو اس میں حد درجہ کا کمال تھا۔ اور وہ عجیب در عجیب استنباط دینی مسائل میں فرمایا کرتی تھیں۔ اور حضرت ام سلمہ کی حکمت تو صلح حدیبیہ کے دن والی مشہور ہی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو احرام کھول دینے اور قربانیاں ذبح کر دینے کو کہا۔ مگر رنج کے مارے کوئی صحابی نہ اٹھا۔ آخر آپ حضرت ام سلمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے یہ حکمت بتائی۔ کہ حضور خود اپنی قربانی ذبح کریں۔ اور سر منڈانا شروع کر دیں۔ حضورؐ کا اس پر عمل کرنا تھا۔ کہ ۱۴۰۰ آدمی یکدم ٹوٹ کر ایک دوسرے پر استرے لے کر گرے اور پل بھر میں سب کے سر منڈ گئے اور قربانیاں ذبح ہو گئیں۔ اسی طرح میں نے دیکھا ہے۔ کہ ہر اُم المومنین نے کسی نہ کسی حکمت کی تعلیم لوگوں میں پھیلائی ہے۔ اور اس آیت پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ جسے شوق ہو۔ وہ انکی سوانح پڑھے

(۳۴۷) چار مہینے اور دس دن

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِہِنَّ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا (بقرہ) چار ماہ اور دس دن جو عدت بیوہ عورتوں کی رکھی گئی ہے۔ تو اس کا فائدہ یہ ہے۔ کہ اگر عورت کو ایک دن پہلے کا حمل بھی ہے تو وہ اس عرصہ میں ظاہر ہو جائے گا۔ کیونکہ حمل کی یقینی علامت بچہ کا پیٹ میں حرکت کرنا ہے۔ صرف پیٹ کا بڑھ جانا۔ یا قے و متلی کا ہونا۔ یا حیض کا بند ہو جانا۔ کوئی یقینی علامت نہیں ہے۔ جنین کی یہ حرکت چار ماہ اور دس دن میں شروع ہوتی ہے۔ اسی لئے یہی مدت عورت کے لئے رکھی گئی ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ حمل ہے یا نہیں۔

(۳۴۸) خدا کسی کو عذاب دینے میں راضی نہیں

عذاب دینا خدا کی مستقل صفات میں داخل نہیں وہ تو صرف انسان کے گناہوں اور نافرمانیوں کے عوض دیا جاتا ہے۔ اگر آدمی سرکشی چھوڑ دیں۔ تو بطور تقاضائے صفات الٰہیہ کوئی عذاب لوگوں کے لئے نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَکَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا (نساء) یعنی اللہ تعالےٰ کو کیا ضرورت ہے۔ کہ تم کو خواہ مخواہ کا عذاب دے۔ اگر تم مومن اور شکر گزار ہو۔ اس کی صفات تو شاکر اور علیم ہیں۔ نہ کہ معذب اور موذی۔

لیکن تکلیف اور دکھ پھر بھی دنیا میں رہے گا۔ کیونکہ ہر دکھ عذاب نہیں ہے باقی رہے افلاس اور امراض وہ عموماً عذاب میں داخل نہیں ہیں۔

(۳۴۹) متّخذات اخدان

مُحْصَنَاتٍ غَیْرَ مُسَافِحَاتٍ وَّلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ (نساء) یورپ کا لٹریچر جو آج کل رسالوں میں شائع ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی بدکاری کو سخت نفرت سے دیکھا جاتا ہے۔ اور جو عورت کسی مرد کے ساتھ اس کے مال یا دیگر مفاد کی وجہ سے ناجائز تعلق پیدا کرے وہ ان کے نزدیک کنچنی اور فاحشہ ہے۔ مگر باوجود اس کے وہاں زنا عام اور بکثرت ہے۔ اور اسے وہ جائز سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ شہوت فرو کرنے یا مال وغیرہ حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں ہے۔ بلکہ محض عشق و محبت کے نتیجہ میں ایک فعل ہے۔ اس لئے مستحسن ہے۔ قرآن مجید نے نکاح کے بیان میں جہاں مال کے لئے یا شہوت رانی کے لئے زناکاری کو بند کیا ہے۔ وہاں ایک خاص فقرہ اس عشق و محبت والے زنا کو بھی حرام کرنے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اخدان یعنی وہ بے نکاح شوہر جو دل کی محبت اور قلبی عشق کی وجہ سے اختیار کئے جاتے ہیں اسلام میں وہ بھی ایسے ہی حرام ہیں۔ جیسے اور قسم کے ناجائز خصم۔

(۳۵۰) اضطرار کی دعاء

میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ میں مسلمان اور کافر عورت اور مرد بڑے اور بچہ حیوان اور انسان کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اضطرار کے ساتھ ضرور قبولیت اور فضل آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ خواہ جانور ہی مضطر ہو۔ آج ہی ایک گجراتی دوست نے قصہ سنایا کہ میرے والد بیان کرتے تھے۔ کہ کسی زمانہ میں کھاریاں کی تحصیل میں جب نہریں نہ تھیں۔ تو پانی کی بڑی قلت تھی۔ گاؤں والے اپنے علاقہ کے تالابوں اور گڑھوں میں پانی کی بڑی حفاظت کیا کرتے تھے۔ ایک دن سخت گرمی کی وجہ سے ایک جنگلی سؤر گاؤں کے پاس آیا اور تالاب کی طرف دوڑا کہ پانی پیئے۔ مگر لوگوں نے اسے ناپاک سمجھ کر ڈنڈے مار کر بھگا دیا۔ پیاس اسے سخت تھی۔ پھر آیا۔ پھر انہوں نے مار مار کر بھگا دیا۔ غرض اسی طرح دیر تک وہ یہ کرتا رہا۔ پیاس سے سخت بیقرار تھا۔ مگر جب بھی آیا۔ لوگوں نے اسے پانی کے پاس پھٹکنے نہ دیا۔ آخر وہ اسی تگ و دو میں مضمحل ہو گیا۔ اور اس نے ایک خوفناک چیخ ماری جو سخت اضطراب اور اضطرار کی تھی۔ اور لاچار ہو کر خاموش کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی۔ کہ یک دم بادل گھر آیا اور خوب بارش ہوئی جس سے سب گڑھے بھر گئے۔ اور وہ سیراب ہو کر چلا گیا۔ یہ ہے اضطرار کی قبولیت اور ایک ایسے حیوان کے اضطرار کی جسے لوگ چھونا اور دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔

(۳۵۱) اللہ کے معنی

قرآن مجید اکثر جگہ الفاظ کے معنے خود کر دیتا ہے۔ اس کا ایک نمونہ اذنی تھا۔ جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اب دوسرا نمونہ لو۔ اللہ کے لفظ کے معنے خود کلام الٰہی نے ہی کر دیئے ہیں۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ یعنی اللہ کے معنے ہیں لا الٰہ الا ھو۔ مطلب یہ کہ اللہ اسے کہتے ہیں۔ جو معبود محبوب مقصود ہو اور اس کے مقابل پر اور کوئی اس مقام پر نہ کھڑا ہو سکے۔ اسی طرح رب العالمین کے معنوں کی تفصیل کے لئے دیکھو سورۃ شعرا آیت ۷۸ سے لے کر آخر رکوع تک۔

(۳۵۲) نکاح

مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسَافِحِیْنَ یعنے (۱) تقویٰ کے لئے نہ کہ شہوت رانی کے لئے۔ (۲) مستقل بیوی بنانے کے لئے نہ کہ متعہ یعنی عارضی گزارہ کے لئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متاعِ ایمان کے راہزن

۳۔ بدظنی

اپنے کسی بھائی کے متعلق بدظنی سے کام لینا ایک ایسا فعل ہے جسے شریعت اسلامی نے سخت ناپسند کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بنی نوع انسان کو اس سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوا فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ کہ اے لوگو تم دوسروں کے متعلق خیالات کے بے ہودہ گھوڑے دوڑانے سے بچتے رہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ دوسروں کے متعلق بعض دفعہ انسان ایسے گمان بھی کر لیتا ہے۔ جو گناہ کا موجب ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث کہ تم بدظنی سے بچو۔ کیونکہ بدظنی بہت بڑا جھوٹ ہے:۔

۴۔ تجسس

ایک بدی تجسس یعنی کسی کے عیوب کی جستجو کرتے رہنا بھی ہے قرآن کریم نے لَا تَجَسَّسُوْا کہکر یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ کسی کے عیب کی جستجو نہیں کرنی چاہیئے اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ اگر انسان اپنے عیوب کی تلاش میں لگا رہے تو یہ بدرجہا بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ کسی غیر کے عیب کی جستجو کرے۔ اگر دو آدمی آپس میں گفتگو کر رہے ہوں۔ تو ان کی باتیں سننے کے لئے کان لگانا بھی تجسس ہی کہلاتا ہے:۔

۵۔ ظلم

ایک بدی ظلم یعنی بلا وجہ دوسروں کے حقوق غصب کر لینا۔ اور انہیں تکلیفیں اور دکھ پہونچانا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے لوگو تم ظلم سے بچو۔ کیونکہ ظلم قیامت کے دن موجب ظلمات ہے۔ ایک دفعہ فرمایا۔ تمام حقوق قیامت کے روز ادا کئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ایک سینگ والی بکری نے اس بکری کو مارا ہوگا۔ جس کے سینگ نہ ہونگے۔ تو قیامت کے دن اس بکری کو بدلہ دیا جائے گا۔ اسی طرح فرمایا۔ جو شخص ایک بالشت بھر بھی کسی کی زمین دبالے گا۔ قیامت کے دن اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسباب پر ایک شخص بطور محافظ مقرر تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ لوگوں نے تحقیق کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایک کمبل اس نے چرا لیا تھا۔ جس کی پاداش میں اسے جہنم کی سزا ملی۔

اسی طرح آپ نے فرمایا۔ جس شخص کو ہم کسی ڈیوٹی پر مقرر کریں۔ اور وہ ایک سوئی بھی ہم سے چھپائے۔ تو قیامت کے دن اسے اٹھائے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا:۔

ایک دفعہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ایک وقت تک ظالم کو مہلت دیتا ہے۔ مگر جب اسے پکڑتا ہے۔ تو پھر نہیں چھوڑتا۔ جب تک اسے کیفر کردار تک نہ پہونچا لے:۔

۶۔ تکبر

ایک بہت بڑی بدی تکبر ہے۔ یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ اور غرور اور کبر میں مبتلا رہنا۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ اور کئی رنگ میں کبر کا صدور ہوتا ہے لیکن یہ یقینی بات ہے۔ کہ کبر خواہ کسی وجہ سے ہو۔ اور کوئی اس کا رنگ ہو۔ بہر صورت اور بہر حالت میں یہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب نہیں ہونے دیتا۔ اور نہ ایسے شخص کو کوئی روحانی مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔ کہ دارِ آخرت انہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جنہوں نے دنیا میں علو اور فساد نہ چاہا۔ یعنی وہی لوگ جو دنیا میں خدا تعالیٰ کے لئے انکسار اختیار کرتے ہیں۔ انہی کو اللہ تعالیٰ عالم آخرت میں بلند مرتبہ عطا فرمایا کرتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف ہرگز نظر رحمت نہیں کرے گا۔ جو دنیا میں تکبر سے اپنا ازار لٹکائے رہتا ہے۔

۷۔ تحقیر اور استہزاء

ایک بدی یہ ہے۔ کہ دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔ اور ان کے متعلق تمسخر اور استہزاء سے کام لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ (حجرات) کہ ایک قوم دوسری قوم کو ہرگز حقیر نہ سمجھے۔ کیونکہ زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ اگر آج ایک قوم بڑی ہے۔ تو کل دوسری بڑھ سکتی ہے۔ اگر ایک قوم کو حقیر سمجھا جائے گا۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جب وہ برسر حکومت ہوگی۔ تو بوجہ پچھلے اشتعال کے پہلی قوم کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور اس طرح فساد کا سلسلہ بیٹھتا چلا جائے گا پس تحقیر و تذلیل کا شیوہ اختیار کرنا۔ اور دوسروں کے متعلق تمسخر سے کام لینا ہرگز مومنانہ طریق نہیں۔ اگر ایک سید قابل عزت ہے۔ تو محض اسی حد تک۔ جس حد تک اس نے اپنے اندر تقوےٰ پیدا کیا۔ اور اگر ایک جولاہا اپنے تقوےٰ و طہارت میں بڑھ کر ہے۔ تو یقیناً وہ دنیا کے سعید الفطرت لوگوں کی نگاہ میں بھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی اس سید سے ہزاروں درجے بڑھ کر ہے:۔

۸۔ اخلاق سوز ناول

ایک بدی یہ ہے۔ کہ ایسے ناولوں کا مطالعہ کیا جائے۔ جو مخرب الاخلاق ہوں۔ سورۃ لقمان میں اللہ تعالیٰ نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ میں ایسے امور کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے۔ جو انسان کو گمراہ کرنے والے اور شیطانی وساوس برانگیختہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

پس کبھی گندے ناول نہیں پڑھنے چاہئیں۔ اور اپنی اولاد کو بالخصوص ایسی کتب کے مطالعہ سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اس کی بجائے قرآن مجید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب احادیث اور دوسری اخلاقی کتب کے مطالعہ کی ترغیب دینی چاہیئے:۔

۹۔ ریا

ایک بدی ریا یعنی لوگوں کے دکھاوے کے لئے نیکیاں کرنا ہے ریا والے کی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ تنہائی میں تو وہ اعمال صالحہ میں سست ہوتا ہے۔ مگر لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو نہایت چست ظاہر کرتا ہے ریا کار شخص باوجود نیک اعمال بجا لانے کے محض نیت کی خرابی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو اپنے اوپر ناراض کر لیتا ہے۔ اور درحقیقت یہ انتہا درجہ کی کمینگی ہے۔ کہ انسان نیک اعمال تو بجا لائے مگر لوگوں کو خوش کرنے کے لئے۔ حالانکہ اگر یہ اپنی نیت بدل لے۔ تو وہی اعمال جن کی وجہ سے یہ مورد قہر بنتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنانے والے بن جائیں۔ ریا کی اصل وجہ دنیا کی محبت اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر عدم ایمان ہے۔ اگر انسان کو یہ یقین ہو کہ دنیا فانی ہے۔ اور ایک زندہ خدا ہستی ہے جس کے سامنے

اخبار "النجم" لکھنؤ کے ایک مضمون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت مرزا کا جواب

(۱)

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک غیر احمدی معزز خاتون نے جو احمدیت سے دلچسپی رکھتی ہیں اخبار "النجم" لکھنؤ کا ایک مضمون مارہرہ ضلع ایٹہ سے بھیجا۔ کہ اس کا جواب لکھا جائے۔ ذیل میں جواب عرض کیا جاتا ہے۔

اس سے قبل کہ نفس مضمون کے متعلق کچھ لکھا جائے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند گزارشات بطور تمہید جن کا اصل مضمون کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ پیش کر دی جائیں۔

مخالفین انبیاء کی بے جا کوششیں

اس امر سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ جب کبھی دنیا میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی نبی یا رسول بغرض اصلاح مبعوث کیا گیا۔ تو لوگوں نے۔ ہاں ان لوگوں نے جو ہمیشہ سے تاریکی وضلالت کے شیدائی اور حق وراستی کے دشمن ہوتے ہیں۔ اپنی پوری طاقت اس کی مخالفت میں صرف کر دی۔ اس کو مٹانے کے لئے ہر ناجائز سے ناجائز فعل کا ارتکاب کیا۔ اس کو نہ صرف جسمانی تکالیف پہنچائیں بلکہ اس کی طرف بے جا الزامات منسوب کر کے عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ اس کے اقوال و تحریرات کو ایسے رنگ میں توڑ موڑ کر پیش کیا گیا۔ کہ اکثر لوگ جو اس کی تعلیم سے ناواقف و بے بہرہ تھے۔ انہوں نے سچ سمجھ کر اس کے دعویٰ کی طرف غور کرنے کی ضرورت نہ سمجھی اور اس طرح وہ خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے نور ہدایت سے فیض یاب ہونے کے بجائے تاریکی میں گھرے رہے۔

رسول کریمؐ کے زمانہ کے مخالفین

اسوقت صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مخالفین کی مثال پیش کی جاتی ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منکرین انبیاء علیہم السلام اکثر کلام الٰہی کو بگاڑ کر لوگوں کو اپنا ہمخیال بنانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آتا ہے۔ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ یعنی یہود خدا تعالےٰ کے کلام کی تحریف کر دیا کرتے تھے۔

اسی طرح احادیث سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جب مسلمان مخالفین مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ماتحت اپنا وطن چھوڑ کر ملک حبش کی طرف ہجرت کر گئے تو مخالفین وہاں بھی پہنچ گئے۔ اور مسلمانوں کو تنگ کرنے لگے۔ اور ان پر بے جا الزامات لگانا شروع کر دیئے۔ اہل اسلام نے اُن کے ظلم و ستم کی فریاد شاہ حبش سے کی۔ جس وقت مخالفین کے جواب طلبی کے لئے دربار شاہی میں بلائے گئے تو انہوں نے شاہ حبش کو بھڑکانے کے لئے کیونکہ وہ عیسائی تھا کہا کہ ہم مسلمانوں کو تکالیف دینے میں حق بجانب ہیں۔ کیونکہ ان کے قرآن میں حضرت عیسیٰ ؑ اور حضرت مریم صدیقہ کو گالیاں دی گئی ہیں۔ مسلمانوں نے ان کے اس الزام کی تردید کی۔ لیکن وہ اپنی ضد پر اڑے رہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مخالفین انبیاء ہر قسم کے مکر و فریب جھوٹ اور دھوکہ بازی کو جائز سمجھتے ہوئے طرح طرح کے الزام ان پاک و مطہر وجودوں پر لگاتے ہیں۔ جو محض ان کی ہمدردی اور اصلاح کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔

موجودہ زمانہ کے مخالفین

اس زمانہ میں بھی ہر طرف بدکاری گنہگاری۔ ریاکاری اور فسق و فجور پھیل گیا۔ جب کسی کو صدق و کذب میں تمیز نہ رہی۔ حرام و حلال کا فرق اٹھ گیا۔ ہاں جب لوگ خدا کے پاک کلام کو چھوڑ بیٹھے۔ اور کفر و عصیاں کے بحر بیکراں میں غوطے کھانے لگے۔ امر [illegible] تب خدا تعالےٰ کی رحمت کا چشمہ جوش میں آیا۔ اور اس نے اپنے بندوں کی بیکسی و بے بسی پر رحم فرماتے ہوئے۔ ایک شخص مبعوث فرمایا۔ کہ وہ ان لوگوں کو جو ہر قسم کی بدکاری و بدعملی کے سمندر میں غوطہ زن ہیں۔ بچائے اور ایسے جادہ مستقیم پر لا ڈالے جس پر چل کر وہ قرب الٰہی حاصل کر سکیں۔ لیکن افسوس۔ بہت کم ایسے تھے۔ جنہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے کی آواز پر لبیک کہی۔ اکثر اسے جھٹلانے لگے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ تاریکی سے نکل کر روشنی میں آئیں۔ اور شمع ہدایت سے نور حاصل کریں۔ وہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ پر طرح طرح کے الزامات لگانے لگ گئے۔ اور اس کی ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور بالکل اسی طرح برتاؤ کیا گیا۔ جس طرح حضرت عیسیٰ ؑ کے ساتھ یہود نے۔ حضرت موسیٰ ؑ کے ساتھ فرعونیوں نے۔ اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اہل مکہ نے کیا تھا۔ اس کی تعلیم کو لوگوں کے سامنے بگاڑ کر پیش کرنے لگے۔ اس کی کتب میں تحریف کرنا شروع کر دی اور اس کی عبارتوں کا غلط استدلال کرنے لگے۔ تاکہ لوگ اس کے خلاف بھڑک اٹھیں۔ اور اس کی طرف متوجہ ہی نہ ہوں۔

اخبار النجم کا مضمون

اخبار "النجم" کا مضمون "حقیقت مرزا" بھی اسی قسم کا ہے۔ مضمون نگار نے اس میں کوئی نیا اعتراض نہیں کیا۔ کتنی حیرت کی بات ہے۔ کہ مخالفین بار بار وہی اعتراض کرتے ہیں۔ جن کا جواب بیسیوں مرتبہ دیا جا چکا ہے۔ اور مزید تعجب اور حیرت میں ڈالنے والی یہ بات ہے۔ کہ ان کے اعتراض ہو بہو ویسے ہی ہیں۔ جیسے اعتراضات گزشتہ انبیاءؑ کے مخالفین کرتے تھے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کی یہ بھی ایک دلیل ٹھہرائی ہے۔ کہ آپ پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا جا سکتا جو یا تو پہلے مخالفین نے اپنے وقت کے نبی پر نہ کیا ہو۔ یا اس کی زد کسی پہلے نبی پر نہ پڑتی ہو۔ یہ اعتراض جو "حقیقت مرزا" کے عنوان کے ماتحت کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی آپ کے ماننے والوں پر کیا گیا تھا۔ تاکہ لوگ اسلام سے متنفر ہو جائیں۔ اس گندی ذہنیت کے زیر اثر مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی وہی اعتراض آپ پر جڑ دیا ہے۔

کافر کون ہے

مضمون کے ابتدا میں لکھا ہے۔

"حضرات جس قدر انبیاء علیہم السلام دنیا میں گزرے ہیں۔ ان میں سے کوئی نبی ایسا نہیں ہے۔ جو مرزا قادیانی کی گستاخی سے بچا ہو" اس کا جواب سوائے لعنت اللہ علی الکاذبین کیا ہو سکتا ہے۔

مضمون کے اختتام پر میں یہ واضح کر دونگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انبیاء علیہم السلام کی توہین نہیں۔ بلکہ ان کی عزت کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا ہے۔ ہاں ان چودہویں صدی کے ملاؤں نے نہایت گستاخی سے انبیاءؑ کو اپنے بد خیالات کا نشانہ بنایا ہے۔ اور نہایت بے دردی سے ان مقدس وجودوں کی عزت کو پامال کیا ہے۔ یہاں مضمون نگار کی اس بدگوئی کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ جو اس نے یوں کی ہے۔ کہ "کسی نبی کی توہین کرنا کفر ہے اور قطعی کفر ہے۔ لہذا مرزا صاحب قطعی و یقینی طور سے کافر ہیں۔ جو شخص مرزا صاحب سے عقیدت رکھے اور یا کافر نہ کہے ان کو وہ بھی کافر ہے"۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ کسی نبی کی توہین کرنے والا ہرگز مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اور اسی اصل کے ماتحت مضمون نگار اپنے قول کے مطابق خود بھی کافر ٹھہرتا ہے کیونکہ اس نے اس زمانہ کے نبی کا انکار کیا۔ اس نبی کا جسکے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل خبر دی تھی۔

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چار دفعہ نبی اللہ کہکر پکارا اور اس کے ظہور کا وقت بھی بتا دیا۔ کہ اسوقت مسلمان بالکل بگڑ چکے ہونگے۔ ان میں سے قرآن شریف اٹھ چکا ہوگا۔ نمازوں کی حقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے وہ آشنا ہو گئے۔ اور ان میں تمام یہودیانہ خصلتیں عود کر آئیں گی۔ کفر بازی کا بازار گرم ہو گا۔ اور علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ کیا یہ تمام علامات پوری نہیں ہو چکیں؟ کیا مسلمانوں میں یہود کی خصلتیں نہیں آ گئیں۔ ضرور آ گئی ہیں۔ یہود میں تحریف کرنے کی بھی ایک خصلت تھی۔ اور ناظرین ان عبارتوں کو پڑھ کر جو میں پیش کروں گا بخوبی اندازہ کر سکیں گے۔ کہ کیا مضمون نگار یہود کے نقشِ قدم پر نہیں چلا؟ پس جب سب علامات پوری ہو گئی ہیں۔ تو ضرور تھا کہ مسیح موعودؑ بھی پیشگوئی کے مطابق آتا۔ سو مبارک ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود نبی اللہ اپنے وقت پر آ گیا۔ اور مضمون نگار اپنے قول ہی کے مطابق بوجہ انکار مسیح موعودؑ "کافر" بنا۔

ع۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

مضمون نگار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عقیدت رکھنے والوں اور آپکو کافر نہ کہنے والوں کو بھی کافر قرار دیا ہے سو واضح ہو کہ اس زمانہ کے ملاؤں کے پاس سوائے کفر بازی کے اور دھرا ہی کیا ہے۔ جس نے ان کی بات کا انکار کیا وہ کافر جس نے ان کی مرضی کے خلاف کوئی کام کیا وہ کافر۔ اس کے علاوہ آجکل ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر قرار دیتا ہے۔ سنی شیعہ کو، شیعہ سنی کو اہلحدیث بریلویوں کو اور بریلوی اہلحدیث کو غرض کہ کوئی گروہ یا کوئی فرقہ آجکل کے ملاؤں کے فتوٰی سے نہیں بچا ہوا۔ اس لحاظ سے آج دنیا میں ایک بھی مسلمان نہیں پایا جاتا۔ اور انہی میں مضمون نگار خود بھی آ جاتا ہے مضمون نگار سے کوئی پوچھے کہ تم ہی کب مسلمان ہو۔ تم پر بھی تو شیعہ اور اہلحدیث کی طرف سے کفر کا فتوٰی لگا ہوا ہے۔ جب تم اسی کفر کے فتوے کے نیچے دبے ہوئے ہو تو دوسروں کو کافر کہنے کا تمہیں کیا حق ہے۔ لیکن اگر مضمون نگار کے خیال میں اپنے مخالفین کے کفر کے فتوے کی کچھ حقیقت نہیں۔ تو ہم بھی اس کے اور اس کے ہم خیالوں کے فتوے کو کچھ وقعت دینے کو تیار نہیں۔ یہ تو تھے ضمنی اعتراضات۔ اب آئندہ قسط میں اصل اعتراضات کے جواب دئیے جائیں گے؛

خواجہ عبد الحمید ضیاء آف ڈیرہ دون

اہل پیغام کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اور جماعت احمدیہ سے بغض کا واضح ثبوت

اخبار پیغام صلح کی ۲۲ نومبر ۳۷ء کی اشاعت میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ایک مضمون بعنوان حضرت مسیح موعود کے ترکہ کی تقسیم پر اعتراض اور اس کا جواب شائع ہوا۔ جس میں سائل کو جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے جا بجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موعودہ اولاد اور جماعت احمدیہ پر حملے کئے ہیں۔ اور اسطرح سائل کو بجائے اصل اور صحیح جواب دینے کے اس کے لئے زیادہ شبہ کا موقعہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

لکھتے ہیں لا وصیۃ لوارث کے ماتحت وصیت کو شریعت کے مطابق تقسیم کرنا یہ اولاد کا کام ہے۔ اس کی ذمہ واری آپ پر نہیں آتی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جائیداد اولاد میں مطابق شریعت تقسیم ہوئی یا نہ ہوئی۔ اس کا ثبوت یا عذاب جو کچھ بھی ہے ان کے ورثاء کے ذمہ ہے"

پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "جہانتک مجھے علم ہے میاں محمود احمد صاحب نے ایک مجلس میں بیان کیا تھا۔ کہ ان کے خاندان میں جائیداد شریعت کے مطابق تقسیم ہوئی ہے (آگے فرماتے ہیں) "میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ انہوں نے کہا ٹھیک کہا ہوگا۔ ہمیں خواہ مخواہ بدظنی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ حضرت مسیح موعود کا ترکہ ضرور شریعت کے مطابق تقسیم ہوا ہوگا۔ لیکن اگر فرض کر لو کہ ایسا نہیں ہوا۔ اور ان کے ورثاء نے پرواہ نہیں کی۔ کہ وہ ترکہ کو مطابق شریعت تقسیم کریں۔ تو پھر اس میں حضرت مسیح موعودؑ پر کیا الزام۔ ان کی وفات کے بعد جو کچھ ان کے ورثاء نے کیا۔ اس کے وہ ذمہ وار کیوں ہوں"

پھر اسی کالم میں ذرا آگے چل کر اس مسئلہ کو ایک مثال سے واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعودؑ نے ایک وصیت اپنی جماعت کے نظام کے مطابق لکھی تھی جو "الوصیت" کے نام سے مشہور ہے۔ جماعت کے ایک بڑے حصہ نے اس پر عمل نہیں کیا۔ اور اسے پس پشت پھینک دیا۔ تو کیا اس کے ذمہ وار حضرت مسیح موعودؑ ہوں گے"

ان اقتباسات کو پڑھ کر قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے کس قدر کوشش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مزکی اور مطہر اولاد کو خواہ مخواہ حضور کے ارشادات کے خلاف چلنے والی ثابت کیا جائے۔ اپنے مضمون میں جا بجا انہوں نے یہی ظاہر کیا ہے۔ کہ گویا تقسیم ورثہ کے متعلق ڈاکٹر صاحب قطعی طور پر لاعلم ہیں۔ اور انہیں زیادہ احتمال یہی ہے۔ کہ حضور کے ورثہ کی تقسیم ورثاء نے شریعت کے مطابق نہیں کی۔ اس لئے ایسے مشکوک الفاظ مثلاً "ٹھیک کیا ہوگا۔ تقسیم کیا ہوگا" وغیرہ سے ادا کیا۔ اور ان الفاظ میں تو عناد و تعصب کی حد سے گزر گئے کہ "حضرت مسیح موعودؑ کی جائیداد اولاد میں مطابق شریعت تقسیم ہوئی یا نہ ہوئی۔ اس کا ثبوت یا عذاب جو کچھ بھی ہے ان کے ورثاء کے ذمہ ہے"

گویا اس میں حضور کی اولاد پر خلاف شریعت ورثہ تقسیم کرنے کا الزام لگاتے ہوئے عذاب کی حد تک بھی پہنچ گئے۔

اس مضمون میں ڈاکٹر صاحب نے اصل سوال کا جو جواب دیا ہے وہ صرف یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کب شریعت کے مطابق ورثہ تقسیم کرنے سے منع کیا تھا۔ اور وارث کے حق شرعی وصیت کے بعد کسی مزید وصیت کی ضرورت نہیں اس لئے ہم سے یہ نہ پوچھو۔ کہ تقسیم ورثہ شریعت کے مطابق ہوئی یا نہ ہوئی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اس جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ایک عام مسلمان کہلانے والے میں ڈاکٹر صاحب نے کیا فرق رکھا۔ دنیا کے دیگر مسلمان جنکی اولادیں شریعت کے مطابق ورثہ تقسیم نہیں کرتیں۔ کیا وہ شریعت کے خلاف ایسا کرنیکی وصیت لکھ جاتے ہیں۔ یا انکے لئے لا وصیۃ لوارث کا جواب نہیں ہو سکتا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اہل پیغام کے

72

× ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام ×

ناک میں مسہ پیدا ہو گیا ہو یا ہڈی بڑھ گئی ہو۔ ناک سے چھیچھڑے یا کیڑے نکلتے ہوں۔ یا لمبا لمبا جما ہوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ یا زکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو۔ ناک سے بدبو آتی ہو۔ یا سونگھنے کی قوت میں فتور آ گیا ہو۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا چھینکیں زیادہ آتی۔ ناک میں سوزش یا پھنسیاں رہتی ہوں۔ بلکہ گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے ہماری کھانے کی **ناک کی دوائی** (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر و تیر بہدف اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک ہی دوائی بیچنے کا بیوپار کر رہے ہیں۔ اور ہماری دوائی ہندوستان کے ہر حصہ کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ نیوزیلینڈ سماٹرا۔ عراق۔ افریقہ۔ انگلستان اور امریکہ وغیرہ دوسرے ملکوں میں بھی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ چونکہ آج کل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمارا عام اعلان ہے۔ کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کر کے ثابت کر دے کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے۔ تو ہم اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔ الفضل کا حوالہ دینے سے آپ کو خاص توجہ دی جائیگی۔

بھگتوں کی دوکان (رجسٹرڈ) (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) **بھگت بلڈنگ بھگت بازار۔ ڈاکخانہ بھگت بازار جالندھر شہر**

موجودہ عقائد کے لحاظ سے بھی علی الاقل اس صدی کے مجدد اعظم مصلح ربانی اور موعود مسیح و مہدی ہیں۔ آپ کی قوت قدسیہ اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہے۔ گویا اس لحاظ سے ڈاکٹر صاحب نے حضور کی پاکیزہ اولاد سے بغض و عناد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان حکمیت و عدلیت پر بھی حملہ کر دیا۔ وذالک ھو الخسران المبین۔

اس مضمون میں طرفہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کے خلاف جماعت احمدیہ کے چلنے کی جو مثال دی ہے وہ کتاب الوصیت کے مطابق وصیت کا حکم ہے۔ میں حیران ہوں کہ ڈاکٹر صاحب یہ الفاظ لکھتے ہوئے کیوں اپنے احباب لاہور کو بھول گئے۔ اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نہ دیکھا کہ الوصیت کے خلاف کرنے والا جیسے وہ جماعت کا بڑا حصہ لکھتے ہیں۔ خاصۃً وہ اور ان کے رفقا پیغامی حضرات ہیں۔ یاد رہے کہ یہ وہ افراد ہیں جن میں سے ایک متنفس کو بھی دامن خلافت سے الگ ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق نہ دی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ الوصیت کے مطابق عمل کر سکے۔ بلکہ برعکس اس کے ان میں سے جن لوگوں نے وصایا کی تھیں منسوخ کرالیں۔ اور اب تو مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور نے بہشتی مقبرہ کے قریب کی زمین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس فروخت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اس زمین کو مقبرہ بہشتی قرار دینا محض ڈھونگ تھا۔

اب میں اول سوال کے جواب کی طرف آتا ہوں۔ اور سائل کے اطمینان کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقسیم ورثہ کے متعلق خاص طور پر چشمہ معرفت صفحہ ۲۰۲ پر سورہ نساء رکوع ۲ کی آیات درج فرماتے ہوئے شرعی احکامات کو واضح فرمایا ہے۔

پھر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات) میں جو کتابی صورت میں موجود ہے۔ اس کے صفحہ ۱۱۸ و صفحہ ۱۱۹ پر حضور کا یہ بیان موجود ہے۔ کہ

"ورثہ سے محروم رکھنے کو آپ نے سختی سے روکا اور عورتوں کے اس حق کی تائید کی۔ چنانچہ ہمارے گھر میں جہاں پشتوں سے عورتوں کو حق نہ دیا گیا تھا۔ ہماری بہنوں کو زمینداری کے پورے حقوق ملے اور وہ ہمارے ساتھ آپ کی جائداد کی وارث ہوئیں"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ورثہ عین شریعت کے مطابق تقسیم ہوا۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون کے آخر پر حضرت مسیح موعود کی جائداد اور چندوں کی آمد کے عنوان کے ماتحت ایک اور مثال پیش کی ہے۔ اور وہ یہ کہ جب حضور کے پاس لاکھوں کی تعداد میں روپیہ آنے لگا۔ تو آپ نے اسے ایک انجمن کے سپرد کر دیا۔ کہ قوم کے روپیہ کی مالک انجمن ہے اور فرمایا کہ مجھے اس سے سروکار نہیں۔ آگے لکھتے ہیں "حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد اب اگر اس وصیت پر ان کے ورثا یا ان کے مرید عمل نہ کریں تو حضرت مسیح موعود اس کے ذمہ دار کیوں ہوں"

میں سمجھ نہیں سکا کہ ڈاکٹر صاحب نے سائل کو جواب دیتے ہوئے حضور کی اس وصیت کے خلاف کرنے والا آپ کے ورثا کو کیسے قرار دیا۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود خلیفہ سے وابستہ ہو کر حضور کے ارشادات پر قائم ہے اور صدر انجمن احمدیہ قادیان رجسٹرڈ باڈی ہے جس کے سپرد مختلف صیغہ جات ہیں جن میں سے ایک صیغہ نظارت بیت المال بھی ہے جس میں تمام جماعت کے چندوں کا روپیہ آتا ہے اور خود حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان نبوت کے دیگر افراد اس میں بیسیوں ہزاروں روپیہ سالانہ چندوں داخل کرتے ہیں۔ خاکسار محمد نذیر فریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ از کراچی۔

سیرالیون میں تبلیغ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۴ نو مبائعین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تعداد اور اخلاص میں ترقی کر رہی ہے گذشتہ مہینہ میں ۵۴ کس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جن کی درخواستیں حضرت امیرالمومنین کے حضور روانہ کر دی گئی ہیں۔ احمدیت سے پہلے مسجد میں صرف دو تین آدمی نماز کے لئے جایا کرتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز فجر میں اوسط حاضری ۱۵۰ ہے اور جمعہ کے روز یہ تعداد ۲۰۰ تک پہنچ جاتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

نماز فجر کے بعد روزانہ قرآن کریم کا درس دیتا ہوں اور نماز عشاء کے بعد خطبہ الہامیہ کا۔ بعض مخالف علماء نے جب روکوپر میں احمدیت کی ترقی دیکھی تو مخالفت کے لئے ایک آوارہ گرد دشمن کو جو اتنی بار جیل میں جا چکا ہے کہ اب پولیس بھی اس سے تنگ آگئی ہے روکوپر میں گالیاں دینے کے لئے بھیج دیا۔ لیکن وہ اس قدر ناکام ہوا کہ خود بخود اگلے روز یہاں سے روانہ ہو گیا۔ محکمہ زراعت کا ہیڈ کوارٹر اور تجارتی مرکز ہونے کی وجہ سے دور دراز سے لوگ یہاں آتے رہتے ہیں۔ اور انہیں تبلیغ احمدیت کا خوب موقع ملتا ہے۔ مغربی افریقہ کا جو حصہ فرانس کے ماتحت ہے۔ اس علاقہ سے بھی لوگ یہاں آتے ہیں۔ اس طرح خاکسار کی روکوپر میں موجودگی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ امی و ابی کا نام افریقہ کے اندرونی حصہ میں پہنچ رہا ہے۔ روکوپر کا امام مسجد اور چیف اور اکثر لوگ احمدی ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مسیحی تبلیغی کوششیں

سیرالیون میں مسلمانوں کی کثرت ہے مگر مسلمان اسلام سے اس قدر دور ہیں کہ حکومت انہیں مشرکوں میں ہی شمار کرتی ہے۔ عیسائی مبلغین بڑی سرعت سے مسلمانوں کو عیسائیت میں داخل کر رہے ہیں۔ جو مسلمان عیسائی نہیں ہوتے ان کے بچوں کو تعلیم کا لالچ دے کر پادری صاحبان عیسائی بنا لیتے ہیں۔ اور اس طرح ان خاندانوں سے اسلام کا نام مٹا دیتے ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مغربی افریقہ میں جملہ مدارس عیسائی مبلغین کے قبضہ میں ہیں اور حکومت انہیں معقول مالی امداد دیتی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یا تو مسلمان ہمیشہ کے لئے غیر تعلیم یافتہ رہیں یا تعلیم حاصل کر کے عیسائیت قبول کر لیں۔ مسلمان رہ کر تعلیم حاصل کرنا ناممکن ہے۔ سارے سیرالیون میں مسلمانوں کا صرف ایک سکول ہے۔ جو فری ٹاؤن میں ہے مگر اس میں بھی دینیات یا قرآن مجید کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ مسلمان مریضوں کو مشنری ڈاکٹر

تین پیسے ماہوار

بارہ مہینے ۳۶ پیسے

یہ اعلان ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء کے بعد کبھی شائع نہ ہوگا

کارکنان رسالہ "رہبر باغبانی" گجرات پنجاب نے عوام کے فائدے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو اصحاب ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک دنیا کے کسی ملک سے رسالہ کا ڈاک خرچ چار آنے اور خرچہ پیکنگ پانچ آنے یعنی کل نو آنے کے ٹکٹ بھیج دیں۔ ان کی خدمت میں ایک سال تک رسالہ جاری کر دیا جائے۔ اور سالانہ چندہ نہ لیا جائے۔ اس لئے آپ اشتہار ہذا کے دیکھتے ہی نو آنے کے ٹکٹ ڈاک لفافہ میں بند کر کے بھیج دیں۔ آپ کو بہترین اور کارآمد مضامین سے لبریز ماہوار رسالہ "رہبر باغبانی" پورے بارہ مہینے کے لئے جاری کر دیا جائیگا

خط و کتابت کا پتہ: چیف ایڈیٹر رسالہ رہبر باغبانی گجرات۔ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت قبول کرنے کی شرط پر مفت ادویات دیتے ہیں۔ الغرض مختلف طریق سے مسلمانوں کو عیسائی بنا کر مساجد کو گرجوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ میں نے ایک دردناک اپیل مسلمانوں کی حالت زار کے متعلق حکومت کو بھیجی تھی مگر حکومت اپنی تعلیمی پالیسی کو تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ حکومت کہتی ہے کہ عیسائیوں کی طرح مسلمان مدارس کھولیں تو حکومت انہی شرائط پر مالی امداد دے گی جن پر عیسائی مدارس کو دیتی ہے۔ لیکن نہ مسلمان سکول کھولیں گے نہ انہیں امداد ملے گی البتہ میری اپیل کا یہ اثر ہوا کہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب جب دورہ پر روکوپر میں آئے تو مجھے کہنے لگے کہ حکومت آپ کی کیا مدد کر سکتی ہے۔ اور مجھے ریاست ہذا کے راجہ نے بتلایا کہ وہ انہیں نصیحت کر گئے ہیں کہ ریاست میری مدد کرے۔ اور آنریبل پراونشل کمشنر صاحب بہادر کے متعلق بھی سنا گیا ہے کہ وہ قریب کی بعض ریاستوں کے راجاؤں کو بھی میری امداد کے لئے کہہ گئے ہیں۔ چنانچہ اب اہالیان روکوپر یہاں ایک اسلامی مدرسہ قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جائے۔ تاکہ فارغ التحصیل طلباء سیرالیون کے لئے احمدیت کے پیغامبر ہوں۔

مرتد واپس ہو رہے ہیں

عیسائی تبلیغ نہایت وسیع اور منتظم طور پر سارے ملک میں چھائی ہوئی ہے خود روکوپر میں کئی مسلمان مرتد ہو چکے تھے جنہیں بفضلہ تعالےٰ دوبارہ اسلام میں داخل کر لیا گیا ہے۔ اب روکوپر کا گرجا خالی ہے۔ صرف ۴ شخص جو کہ پیدائشی عیسائی ہیں۔ وہاں جاتے ہیں۔ انہیں بھی اسلامی لٹریچر پڑھنے کے لئے دیتا رہتا ہوں۔ میں ایک دن عیسائی مبلغ کو جو یہاں کام کر رہا ہے تبلیغ کرنے کے لئے گیا تو اس نے بے حد گالیاں سنائیں میں نے خیال کیا۔ کہ گرجا بفضلہ تعالےٰ خالی ہو رہا ہے۔ گالیاں دے کر غصہ نہ نکالے تو اور کیا کرے۔

درخواست دعا

میں احباب کرام سے نہایت درد دل سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ جلد مجھے تیس چالیس افریقن مبلغ تیار کرنے کی توفیق دے۔ جنہیں سارے سیرالیون میں پھیلا دوں۔ اور جلد یہ سارا ملک احمدیت قبول کرے۔

نذیر احمد عفی عنہ مبلغ انچارج
گولڈ کوسٹ و سیرالیون۔ از روکوپر
سیرالیون

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ڈائننگ ہال کیلئے

چندہ کی تیرھویں قسط

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ یہ تحریک اب جلد قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اس ڈائننگ ہال کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے ایک سو روپیہ عطا فرمایا تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

تمام دوست اس چندہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو ارسال فرمادیں اور تصریح کر دیں کہ مہمان خانہ کے کھانے کے کمرہ کی تعمیر کے لئے ہے اب میں اس چندہ کی تیرھویں قسط شائع کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام جلد سے جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۵۲	جناب خدا بخش صاحب خانیوال	عہ/
۱۵۳	جناب میرزا فیض الحق صاحب آنان شریف ملتان	لعہ
۱۵۴	جناب مولوی شجاعت حسین صاحب بھاگل پور	للعہ/
۱۵۵	جناب محمدی بیگم صاحبہ معرفت لجنہ اماء اللہ قادیان	عہ/
۱۵۶	جناب چوہدری طفیل محمد خان صاحب موہنہ ضلع گجرات	لعہ/
۱۵۷	جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب بھیرہ	عہ/
۱۵۸	جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب قادیان	عہ/
۱۵۹	جناب منشی امین الدین صاحب کراچی	عہ/
۱۶۰	جناب بابو شاہ عالم صاحب جہلم	لعہ
۱۶۱	جناب مولوی خیر الدین صاحب دری باف قادیان	صہ/
۱۶۲	جناب عائشہ بی بی صاحبہ گورداسپور	لعہ
۱۶۳	جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب بنوں	۱۱
۱۶۴	جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نشکانہ صاحب	صہ/
۱۶۵	جناب غلام محی الدین خان صاحب سانتھال	عہ/
۱۶۶	جناب سید بشیر احمد صاحب نیروبی	۱۱
۱۶۷	جناب ملک خدا بخش صاحب خانیوال	عہ/
۱۶۸	جناب شیخ اللہ بخش صاحب امرتسری	مہ/
۱۶۹	ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب قادیان	عہ/

273

گزشتہ میزان دو ہزار چار سو ترسٹھ روپیہ ساڑھے گیارہ آنے تھی ہے۔ موجودہ میزان ۴-۶-۱۴م ہوتی ہے کل میزان ۲ ہزار پانچ سو پانچ روپیہ ایک آنہ نو پائی ہوتے ہیں۔ اب باقی صرف چار سو چورانوے روپیہ چودہ آنہ تین پائی رہ گئے ہیں امید ہے کہ میری اس تحریک کو پڑھتے ہی دوست فوری توجہ فرمائیں گے۔ بالخصوص ہر مقام کی لجنہ اماء اللہ ضرور توجہ دیں گی (ناظر ضیافت)

۳ - ۶ - ۴۱

قابل توجہ موصیان و عہدیداران

ششماہی حساب یکم مئی تا آخر اکتوبر ۱۹۳۸ء کے کارڈ بھیجے جا رہے ہیں۔ براہ مہربانی آخر اکتوبر تک جس قدر بقایا حصہ آمد کا ہے۔ وہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ارسال فرمادیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی

ایک ضروری اعلان

ایک شخص جس کی عمر پختہ ڈاڑھی برنگ مہندی سرخ پیشانی چوڑی۔ قد چھوٹا ہے۔ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ مگر دراصل دھوکہ باز ہے۔ وہ اپنے آپ کو گجرات کے علاقہ سے منسوب کرتا ہے۔ اور یہ کہہ کر لوگوں سے روپیہ لیتا ہے کہ میرا لڑکا گم ہو گیا ہے۔ اور دس روپے کا نوٹ جو بابت کرایہ تھا گر گیا ہے۔ احباب اس سے بچیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شخص مذکور۔ بہاولپور۔ فیروزپور اور ملتان کے علاقوں میں گشت کر رہا ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ضرورت ملازمین

پان میں کھانے کا کتھہ اور دیسی موم خالص شہد فروخت کرنے کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے تنخواہ تیس روپے ہوار پانچ روپے سالانہ ترقی۔ درخواستیں بنام مینیجر پارک پراڈیوز دہلی کے نام روانہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اعلان

(۴)

ذیل میں قادیان دارالامان کے ان صحابہ کرام کی فہرست قسط وار شائع کی جا رہی ہے۔ جو اپنی روایات لکھ کر دفتر میں ارسال فرما چکے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ایسے ہوں۔ جو روایات تو ارسال فرما چکے ہوں۔ مگر ان کا نام اس فہرست میں نہ ہو تو وہ اس فہرست کے اختتام پر براہ نوازش مطلع فرمائیں۔ ناظر تالیف و تصنیف

نام	حلقہ
(۱۵۰) میاں نبی بخش صاحب ولد میاں جھنڈا صاحب	حلقہ مسجد اقصیٰ
(۱۵۱) میاں محمد ابراہیم صاحب ولد محمد بخش صاحب	دارالعلوم
(۱۵۲) مولوی ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مبلغ	دارالفضل
(۱۵۳) میاں محمد شریف صاحب ولد میاں میراں بخش صاحب	ریتی چھلہ
(۱۵۴) ماسٹر محمد علی صاحب اظہر ولد مولوی غلام قادر صاحب	دارالرحمت
(۱۵۵) میاں چراغ محمد صاحب ولد چوہدری امیر بخش صاحب	کمارہ
(۱۵۶) حاجی عبداللہ صاحب ولد بلا سنگھ	دارالرحمت
(۱۵۷) میاں غلام محمد صاحب زرگر ولد میاں محمد قاسم صاحب	دارالامان
(۱۵۸) مرزا عبدالکریم صاحب ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب	دارالعلوم
(۱۵۹) ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب ولد سید نبی بخش صاحب	دارالامان
(۱۶۰) مرزا مہتاب بیگ صاحب ولد مرزا محمد علی صاحب	حلقہ مسجد اقصیٰ
(۱۶۱) میاں عمرالدین صاحب حجام ولد میاں احمد یار صاحب	دارالسعت
(۱۶۲) میاں علی گوہر صاحب ولد میاں منگل صاحب	دارالعلوم
(۱۶۳) میاں منظور احمد صاحب ولد مولوی محمد نذیر صاحب	”
(۱۶۴) چوہدری کریم الدین صاحب ولد چوہدری امیر بخش صاحب	دارالرحمت
(۱۶۵) میاں امام الدین صاحب ولد میاں محمد صدیق صاحب	”
(۱۶۶) صوفی نبی بخش صاحب ولد میاں عبدالصمد صاحب	دارالبرکات
(۱۶۷) میاں محمد قاسم صاحب ولد میاں عطرالدین صاحب	دارالرحمت
(۱۶۸) میاں نظام الدین صاحب ٹیلر ولد میاں محمد ولی صاحب	”
(۱۶۹) میاں اللہ یار صاحب ولد میاں گلاب دین صاحب	حلقہ مسجد فضل
(۱۷۰) میاں عبدالعزیز صاحب ولد میاں امام الدین صاحب	عزیز منزل
(۱۷۱) ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ولد مولوی قطب الدین صاحب	حلقہ مسجد مبارک
(۱۷۲) ملک نادر خاں صاحب ولد ملک جہان خاں صاحب	دارالرحمت
(۱۷۳) حکیم رحمت اللہ صاحب ولد حکیم محمد بخش صاحب	”
(۱۷۴) میاں لال دین صاحب ولد شیخ امام الدین صاحب	ریتی چھلہ
(۱۷۵) میاں نور محمد صاحب ولد منشی فتح محمد صاحب	کارکن نظارت بیت المال
(۱۷۶) قریشی شاہ محمد صاحب ولد میاں غلام قادر صاحب	حلقہ مسجد فضل
(۱۷۷) ملک خان بادشاہ ولد ملک گل بادشاہ آف خوست	قادیان
(۱۷۸) مولوی حکیم قطب الدین صاحب	حلقہ مسجد مبارک
(۱۷۹) میاں عبدالرزاق صاحب ولد میاں رحیم بخش صاحب	دارالفضل
(۱۸۰) شیخ اللہ بخش صاحب ولد شیخ مراد بخش صاحب	دارالرحمت
(۱۸۱) میاں محمد حسین صاحب ٹیلر ولد میاں خدا بخش صاحب	”
(۱۸۲) میاں عبدالحق صاحب ولد میاں فضل دین صاحب	قادیان
(۱۸۳) میاں عبداللہ صاحب عرف بوڑا	”
(۱۸۴) میاں بابو صاحب ولد میاں پیمن صاحب	احمد آباد

نام	حلقہ
(۱۸۵) ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی	دارالفضل
(۱۸۶) سید علی احمد صاحب ولد سید نیاز احمد صاحب	”
(۱۸۷) میاں خیرالدین صاحب ولد میاں سراج دین صاحب	”
(۱۸۸) میاں غلام نبی صاحب ولد میاں حکم الدین صاحب	”
(۱۸۹) شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ولد شیخ محمد علی صاحب	دارالامان
(۱۹۰) حضرت مفتی محمد صادق صاحب	”
(۱۹۱) خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ولد میاں محمد شادی خانصاحب کلرک دفتر الفضل	”
(۱۹۲) چوہدری رحمت خاں صاحب ولد چوہدری سوہنے خاں صاحب	دارالفضل
(۱۹۳) میاں غلام حیدر صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب	دارالرحمت
(۱۹۴) قریشی امیر احمد صاحب ولد قریشی حکیم سردار محمد صاحب	دارالبرکات
(۱۹۵) ماسٹر محمد شریف خانصاحب ولد مولوی عبدالقادر صاحب	دارالرحمت
(۱۹۶) میاں ضمیر علی صاحب ولد میاں محمد علی صاحب	حلقہ مسجد اقصیٰ
(۱۹۷) میاں محمد حمیدالدین صاحب ولد بابو فضل الدین صاحب	دارالرحمت
(۱۹۸) میاں احمد نور صاحب کابلی ولد میاں اللہ نور صاحب کابلی	دارالامان
۱۹۹۔ میاں نظام الدین صاحب	”
۲۰۰۔ میاں محمد وارث صاحب ولد پیر بخش صاحب	حلقہ مسجد فضل
۲۰۱ میاں عبداللہ صاحب ولد میاں حکم دین صاحب	”
۲۰۲۔ میاں پیراندتہ صاحب ولد میاں دین محمد صاحب	مسجد اقصیٰ
۲۰۳ میاں محمد ابراہیم صاحب ولد میاں نظام دین صاحب	دارالرحمت
۲۰۴ میاں نظام الدین صاحب ولد میاں کریم بخش صاحب عرف کالو	”
۲۰۵ مولوی سکندر علی صاحب ولد چوہدری ولیداد خانصاحب نمبردار بھینی بانگر	”
۲۰۶ میاں عبدالکریم صاحب بٹالوی	دارالامان
۲۰۷ مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ علاقہ بیٹ	دارالرحمت
۲۰۸۔ میاں محمد رحیم دین صاحب آف یو پی	”

۲۰۹۔ مولوی عطا محمد صاحب ولد چوہدری نتھے خانصاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ

۲۱۰۔ میاں غلام حسین صاحب پنشنر سب انسپکٹر حلقہ مسجد مبارک۔

۲۱۱۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب ولد سردار چندا سنگھ صاحب۔ دارالرحمت

۲۱۲۔ میاں محمد صادق صاحب جہلمی ولد میاں نظام دین صاحب۔ دارالفضل

۲۱۳۔ قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل ولد مولوی امام الدین صاحب فیض۔ دارالامان

۲۱۴۔ میاں عبدالحق صاحب ولد میاں سردار علی صاحب۔ حلقہ دارالفضل

۲۱۵۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ولد چوہدری جمال دین صاحب ”

۲۱۶۔ میاں نور محمد صاحب ولد میاں عبداللہ صاحب بسراں متصل قادیان

۲۱۷۔ میاں اللہ دتا صاحب گھسیٹا ولد میراں بخش صاحب دارالامان

۲۱۸۔ میاں محمدی صاحب ولد میاں بھاگو صاحب قادر آباد

۲۱۹۔ میاں شیر محمد صاحب ولد میاں دسے خانصاحب دارالعلوم

۲۲۰۔ میاں فیروز دین صاحب ولد مرزا امام دین صاحب حلقہ مسجد اقصیٰ

۲۲۱۔ مولوی اللہ بخش صاحب ولد میاں شاہ دین صاحب دربان ڈیوڑھی حضرت ام المومنین۔

۲۲۲۔ میاں محمد رحیم الدین صاحب ولد میاں کریم دین صاحب دارالرحمت

۲۲۳۔ میاں عبیداللہ صاحب ولد حکیم عمر بخش صاحب۔ دارالفضل

۲۲۴۔ میاں محمد دین صاحب ولد میاں چراغ دین صاحب حلقہ مسجد اقصیٰ

۲۲۵۔ چوہدری علی احمد صاحب ولد چوہدری رحیم بخش صاحب دارالرحمت

۲۲۶۔ میاں چراغ دین صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب قادر آباد

۲۲۷۔ میاں رحیم دین صاحب ولد میاں جمال دین صاحب کوٹھی حضرت نواب صاحب

۲۲۸۔ مولوی امام دین صاحب فیض ولد مولوی بدردین صاحب دارالامان

۲۲۹۔ میاں غلام رسول صاحب ولد حاجی محمد صاحب ”

۲۳۰۔ میاں محمد جمیل صاحب ولد میاں میراں بخش صاحب ننگل باغباناں

۲۳۱۔ میاں محمد شاہ صاحب ولد میاں عبداللہ شاہ صاحب۔ دارالفضل

۲۳۲۔ میاں جان محمد صاحب ولد میاں عبدالعزیز صاحب ”

۲۳۳۔ میاں نور محمد صاحب ولد میاں غلام دین صاحب قادر آباد

۲۳۴۔ میاں فضل الٰہی صاحب ولد مولوی کرم دین صاحب دارالبرکات

۲۳۵۔ میاں نتھو صاحب راجپوت ولد میاں گھلا صاحب راجپوت حلقہ مسجد فضل

۲۳۶۔ مرزا عمر بیگ صاحب ولد مرزا امیر بیگ صاحب حلقہ مسجد اقصیٰ

۲۳۷۔ شیخ فقیر علی صاحب ولد شیخ سلطان بخش صاحب دربان ڈیوڑھی حضرت ام ناصر احمد صاحب

۲۳۸۔ چوہدری اللہ بخش صاحب۔ ولد چوہدری فضل دین صاحب۔ مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

۲۳۹۔ بھائی عبدالقادر صاحب مہتہ ولد بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی دارالامان

۲۴۰۔ مرزا احمد بیگ صاحب ولد مرزا بڈھا بیگ صاحب

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر
اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار
منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے ... پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں شہرۂ آفاق آہنی ... کے بیلنے جات۔ انگریزی ہل ... چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے

اصلی اور اعلیٰ مال منگوانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ دردپسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی جھائے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔

اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتھر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہر طرف موتی سرمہ کا ہی ڈنکا بج رہا ہے

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کا اعتراف

جناب سید بنیاد حسین صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر مظفر گڑھ (پنجاب) تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کا سرمہ میں نے استعمال کیا۔ میری آنکھوں سے پانی جاتا تھا۔ اور خارش تھی۔ ان عوارض کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ براہ کرم اب اور دو تولہ سرمہ بذریعہ دی۔ پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔"

دنیا مان چکی ہے۔ کہ ہمارا موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا (شب کوری) سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

خبردار!

قادیان میں بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے۔ اور آپ کو اپنی پیاری آنکھوں کے لئے ہمیشہ یہی مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ مغالطہ میں آکر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں۔ اور بعد میں کف افسوس ملیں۔ کیونکہ آنکھوں کا معاملہ بہت ہی نازک ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

حب ہضم کے متعلق

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کی رائے

مکرمی ڈاکٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کی دوائی بواسیر و ہضم ان کے استعمال نے ثابت کیا ہے۔ کہ یہ فوری اور زود اثر چیز ہے۔ اگر آپ ازراہ نوازش اور دوائی بھیج دیں تا باقاعدہ استعمال کر کے مکمل فائدہ حاصل کیا جائے۔ تو آپکا مشکور ہونگا۔ والسلام۔ عبدالغفور مبلغ سلسلہ"

قیمت دوائی عہ روپے فی شیشی

پتہ

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی۔ ایم۔ بی قادیان

رشتوں کی ضرورت

ایک شریف اور معزز خواجہ خاندان کی ۱۴ و ۱۶ سالہ دو کنواری لڑکیوں کے لئے جو امور خانہ داری سے بخوبی واقف اور سلیقہ شعار ہیں رشتوں کی ضرورت ہے لڑکے مخلص احمدی اور برسر روزگار ہوں۔ دیگر امور بذریعہ خط وکتابت طے کریں۔

خط وکتابت معرفت شیخ شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ مڈھ رانجھا ڈاکخانہ خاص تحصیل بھلوال۔ ضلع سرگودھا (پنجاب)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجیئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجیئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخسارہ کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجیئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)۔ نوٹ۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ

274

جملہ حصہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے حصص کی قیمت جلد از جلد میرے نام ارسال کر دیں کمپنی کے بعض مقدمات کے باعث نادہندوں کے خلاف عدالتی کارروائی معرض التواء میں رہی ہے۔ اب دوبارہ نوٹس دیا جا رہا ہے۔ اس کے دو ہفتہ بعد نادہندوں کے خلاف مقدمات دائر کر دیئے جائیں گے۔ جس کیلئے انہیں بلاوجہ مزید بوجھ کا متحمل ہونا پڑے گا۔

یہ رقم حصہ داران کو ہر صورت میں ادا کرنی ہوگی۔ تا کل رقم وصول ہونے پر علاوہ قرضہ جات ادا کرنے کے باقی رقم حصہ داران میں تقسیم کی جاسکے۔

(چوہدری) محمد یوسف پلیڈر لیکویڈیٹر احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ زیر لیکویڈیشن ۲۰/۱۱/۳۶

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیویارک ۳ر دسمبر۔ جمہوریہ امریکہ کی ایک وسطی ریاست نے یہ پیشکش کی ہے کہ وہ ۲۵۰۰ ہزار یہودیوں کو وہاں آباد کرنے کے لئے ۱۰ ہزار مربع میل رقبہ دینے کو تیار ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ شرط ہے کہ یہاں آباد ہونے والے یہودیوں کا ۴۰ فیصدی حصہ زراعت پیشہ ہو۔

الہ آباد ۳ر دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو سے ایک پریس رپورٹر نے ان کے یورپ میں جا کر مغربی لباس پہننے کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ پیرس اور لندن میں دھوتی اور کرتہ پہن کر پھرنا ایک فضول بات ہے۔ ایسا ہی ہندوستان کے دیہات میں سوٹ پہنے پھرنا بھی لغویت ہے۔

دہلی ۲ر دسمبر۔ جزائر غرب الہند کے مجلسی اور اقتصادی حالات کے مطالعہ کے لئے ایک رائل کمیشن وہاں گیا ہے۔ حکومت ہند نے ایک یوربین افسر کو اس لئے وہاں روانہ کیا ہے تا وہاں پر جو ہندوستانی مقیم ہیں۔ ان کو اپنا نقطہ نگاہ کمیشن کے سامنے پیش کرنے میں امداد دے۔ کمیشن ٹرینیڈاڈ یا برٹش گائنا میں اپنا کام کرے گا۔

جموں ۳ر دسمبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی ایک مقرر کردہ کمیشن نے مہاراجہ کشمیر کو ایل۔ ایل۔ ڈی کی ڈگری اعزازی طور پر دی ہے۔

لکھنؤ ۲ر دسمبر ۱۹۳۰ء لغایت ۱۹۳۲ء کی تحریک سول نافرمانی میں حکومت کی طرف سے جو منقولہ یا غیر منقولہ جائدادیں ضبط کی گئی تھیں۔ کانگرسی گورنمنٹ نے ان سب کی واپسی کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔ جو زمینیں فروخت ہو چکی ہیں ان کی قیمت مالکان کو واپس کی جائیگی کانگرس کمیٹیوں کے ضبط شدہ فنڈ بھی واپس کئے جائیں گے۔

کلکتہ ۲ر دسمبر۔ بنگال کے مشہور ماہر تعلیم سر برجیندر ناتھ سیل کا ۷۴ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ آپ عرصہ دراز تک میسور یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی رہ چکے ہیں۔

کلکتہ ۳ر دسمبر۔ مرکزی حکومت نے پنجابی عورتوں کی خرید و فروخت کے انسداد سے متعلقہ قانون کا صوبہ دہلی میں نفاذ کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۳ر دسمبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سرکار سے متعلقہ فارن سکرٹری نے کہا کہ صوبہ سرحد پر گزشتہ پندرہ سال میں حکومت کو ۳۶ کروڑ روپیہ خرچ کرنا پڑا ہے۔

کراچی ۳ر دسمبر۔ صدر کانگرس مسٹر بوس نے اخبار نویسوں سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ہمیں فیڈریشن کے انتظار میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اب ہمیں مدافعانہ طرز عمل کو چھوڑ کر جارحانہ اقدام اختیار کرنا چاہیئے۔ فیڈرل سکیم میں کوئی ایسی خوبی نہیں۔ جو کانگرس کو اپنے طرز عمل میں ترمیم کرنے کی ترغیب دے سکے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ مسلم لیگ کو شکایت ہے کہ کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی کی جاتی ہے۔ لیکن مجھے اس وقت تک بے انصافی کی کوئی مثال نہیں ملی۔ کانگرس انصاف کی علم بردار ہے۔ اور وہ مسلم لیگ کو ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں

پشاور ۳ر دسمبر۔ اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے ایک ممبر خان تمین جان نے پچھلے دنوں پارٹی سے استعفیٰ دیدیا تھا۔ کیونکہ انہیں کانگرس منسٹری سے بعض شکایات تھیں۔ اب کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انہیں پانچ سال کے لئے کانگرس سے نکال دیا جائے۔ نیز ان کو حکم دیا ہے۔ کہ اسمبلی کی ممبری سے مستعفی ہو جائیں۔

الہ آباد ۳ر دسمبر۔ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی لڑکی مس اندرا کی شادی تحاس پاشا کے لڑکے سے ہونے والی ہے۔ جب پنڈت جی سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کہ تحاس پاشا کا تو کوئی لڑکا ہے ہی نہیں۔

پشاور ۳ر دسمبر۔ صوبہ سرحد کی کانگرس نے متفقہ طور پر خان عبد الغفار خان سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ وہ انڈین نیشنل کانگرس کی صدارت قبول کر لیں۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے یہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

کراچی ۳ر دسمبر۔ صدر کانگرس نے دورہ پنجاب کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس سے میرے دل پر بہت خوشگوار اثر پڑا ہے۔ اور میری رائے ہے کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ جب سارا پنجاب کانگرس کا حامی بن جائے گا۔

کوہاٹ ۳ر دسمبر۔ حکومت ہند اور سرحدی حکومت کی طرف سے کرم اور مالاکنڈ ایجنسیوں کو سرکار کے زیر انتظام علاقوں کے ساتھ الحاق کی تجویز پر قبائل میں ایجی ٹیشن زور شور سے شروع ہو گئی ہے۔ قبائلیوں نے ایک بھاری جرگہ منعقد کر کے اعلان کیا۔ کہ جب تک ایک پٹھان بچہ بھی زندہ ہے یہ سکیم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس ضمن میں ضروری کارروائی کرنے کے لئے پٹھانوں نے ایک کمیٹی بنا دی ہے۔

نوشہرہ ۳ر دسمبر۔ کانگرسی حکومت نے یہ حکم دیا ہے کہ آئندہ تمام گرلز سکولوں میں لڑکیاں کھدر پہن کر آیا کریں۔ اس سے قبل سکولوں میں چرخہ کاتنا لازمی قرار دیا جا چکا ہے

پٹنہ ۳ر دسمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے تمام کانگرسی حکومتوں کو لکھا ہے کہ اپنے اپنے صوبہ میں عوام کے بہبود اور تحریک قومیت کو تقویت پہنچانے کے لئے انہوں نے جو کارنامے کئے ہیں۔ ان کی مفصل رپورٹ ارسال کریں۔

برلن ۲ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن گورنمنٹ اس مطلب کا ایک قانون بنا رہی ہے۔ کہ آئندہ اگر کسی نازی پر کسی یہودی نے حملہ کیا۔ تو اس کے بدلہ میں جرمنی میں رہنے والے تمام یہودیوں کو قتل کر دیا جائے گا۔

پشاور ۲ر دسمبر۔ ۱۹۳۰-۳۲ء کی سول نافرمانی میں جن سرخپوشوں کی زمینیں ضبط ہو گئی تھیں۔ کانگرسی حکومت نے ان سب کو بحال کر دیا ہے عنقریب ضبط شدہ جائدادیں واگذار اور جرمانے واپس کئے جانے والے ہیں۔

لکھنؤ ۳ر دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ہدایت کی ہے کہ یو پی کے ہر ضلع سے کم ایک ایک ہزار باوردی والنٹیر مہیا کئے جائیں۔ جو کسانوں میں جا کر ان کی تنظیم کر سکیں۔

لاہور ۳ر دسمبر۔ ایک افواہ ہے کہ گورنر پنجاب ۴ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں رخصت پر

تازہ بتازہ نو بنو

عرق ماء اللحم انگوری وفوآتشہ

جڑی بوٹیوں۔ طیور و میوہ جات کا لطیف خوشرنگ خوشبودار جوہر!

قیمت:-

فی بوتل (۲۰ خوراک) (ہ) دو روپیہ

دو بوتل سے کم باہر روانہ نہیں ہوتا

جواں کرتا ہے بوڑھوں کو یہ ماء اللحم انگوری
رفیق تندرستی ہے یہ ماء اللحم انگوری

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی